کے لئے آمادہ کیا جائے ۲۰ ستمبر ۱۹۲۰ء کو آپ نے ایک خط مولوی عبدالرزاق کو لکھتے ہیں کہ "پنجاب، سندھ اور بنگال میں تنظیم مکمل ہے" اس طرح پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے ملاؤں نے مولانا آزاد کے اسی اثر کے تحت تحریک ہجرت پر زور دیا جیسا کہ اس فتویٰ سے ظاہر ہے کہ مولانا عبدالباری کے برعکس مولانا آزاد نے نہ صرف ہجرت کی دعوت دی بلکہ اسے فرض قرار دیا اور اس کے لئے ایک مکمل رسالہ ہجرت بھی لکھ ڈالا جس کا حوالہ خود ہی انہوں نے اپنے فتویٰ میں دیا ہے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ کانگریس اور خلافت کانفرنس کے پلیٹ فارم سے جہاد بالسیف ہجرت اور عدم تعاون میں کسی ایک کے اختیار کرنے کی بات بھی عام طور پر کی جاتی تھی اور مسلمانان ہند مختلف جگہوں پر ان تینوں کو اختیار کئے ہوئے تھے کیرالا کے موپلا مسلمانوں نے جہاد بالسیف کا اصول اختیار کر رکھا تھا جبکہ وہ اپنے لاٹھی اور بھالے سے انگریزوں کا مقابلہ کر رہے تھے بقول علامہ اقبال ؏ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔ پورا ہندوستان خلافت تحریک کے زیر اثر عدم تعاون اور تحریک حوالات کا نمونہ تھا جبکہ ہجرت کے لئے پنجاب اور سندھ کے مسلمان تیار تھے۔

بہرکیف ہجرت کے ان فتووں اور عام ماحول کے بعد پنجاب اور سندھ کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہجرت کے لئے آمادہ تھی۔ جولائی اور اگست کے مہینہ میں تقریباً اٹھارہ ہزار اپنا سب کچھ چھوڑ کر افغانستان کے لئے نکل گئے ابتداً انگریزوں کی جانب سے یہ کوشش ہوئی کہ یہاں کے مسلمان ہجرت نہ کریں لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو بقول خان عبدالغفار خاں اس پر پورا زور لگا دیا کہ بڑی تعداد میں لوگ ہجرت کر کے چلے جائیں تاکہ وہ افغانستان کے لئے مشکلات پیدا کر دیں اور ہندوستان سے سیاسی کارکن نکل جائیں اس کے لئے ہجرت کمیٹی بھی بن گئی" (۶) انگریزوں کو افغانستان کی جغرافیائی حالات، ان